باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ

مسئلہ جس طرح بھنگ نشے کی وجہ سے حرام ہے تو اسی طرح نسوار اور سگریٹ میں بھی نشہ ہوتا ہے، ان کو بھی حرام ہونا چاہئے لیکن ان کو

حرام نہیں کہتے اس کی کیا وجہ ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

مستفتی

ولی الرحمن

جامعہ اسلامیہ ریحانکوٹ چترال

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۵/۱۵۳
مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الجواب حامداً ومصلیاً**

واضح رہے کہ شریعت میں جن چیزوں کو نشہ آور ہونے کی وجہ سے حرام قرار دیا گیا ہے ان میں نشہ سے مراد "سکر" ہے جو انسانی عقل کو اس طور پر زائل کر دے کہ وہ انسان بہکی بہکی باتیں کرنے لگے اور اچھے اور بُرے (قول و فعل) میں تمیز نہ کر سکے، لہٰذا جس نشہ آور چیز میں بھی سکر کی صفت پائی جائے وہ چیز حرام ہوگی اور جس میں یہ صفت نہ پائی جائے وہ حرام نہیں ہوگی۔

اس وضاحت کے مطابق بھنگ میں چونکہ سکر پایا جاتا ہے اسلئے وہ حرام ہے لیکن نسوار اور سگریٹ میں سکر نہیں پایا جاتا اسلئے وہ دونوں حرام نہیں ہیں۔

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (11/ 293):

عن أم سلمة وهي من أمهات المؤمنين قالت نهى رسول الله عن كل مسكر مفتر ـــ قال الطيبي لا يبعد أن يستدل على تحريم البنج والشعثاء ونحوهما مما يفتر ويزيل العقل لأن العلة وهي إزالة العقل مطردة فيها رواه أبو داود

حاشية ابن عابدين (4/ 42):

وبه علم أن المراد الأشربة المائعة وأن البنج ونحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر و هو الكثير منه دون القليل المراد به التداوي ونحوه كالتطيب بالعنبر

رد المحتار (10/ 470):

( قوله أو سكران ) السكر : سرور يزيل العقل فلا يعرف به السماء من الأرض . وقال : بل يغلب على العقل فيهذي في كلامه ، ـــ وفي شرح بكر : السكر الذي تصح به التصرفات أن يصير بحال يستحسن ما يستقبحه الناس وبالعكس . لكنه يعرف الرجل من المرأة قال في البحر : والمعتمد في المذهب الأول نهر ـــ وأما تعريفه عنده في غير وجوب الحد من الأحكام فالمعتبر فيه عنده اختلاط الكلام والهذيان كقولهما . ـــ ومال أكثر المشايخ إلى قولهما ، وهو قول الأئمة الثلاثة واختاروه للفتوى لأنه المتعارف ، وتأيد بقول علي رضي الله عنه إذا سكر هذى رواه مالك والشافعي ؛..........

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

ضیاء الحق

ضیاء الحق عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۹/جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ

۳۰/اپریل ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
محمد [illegible]
۲۶/۶/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲۶-جمادی الثانیہ
۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۲۲/۶/۱۴۳۴ھ

(مہر: دار الافتاء — فتوی نمبر ۳۶/۱۵۳۱ — ۲۶/۶/۱۴۳۴ — ۲۰۱۳/۵/۷)

(مہر: مفتی — دار العلوم کراچی)